سوال

(81)اس سوال کا جواب جو حلولیہ مذہب کی طرف مائل ہونے پر مشتمل ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جواب عن سوال تضمن المیل الی مذھب الحلولیتہ

اس سوال کا جواب جو حلولیہ مذہب کی طرف مائل ہونے پر مشتمل ہے

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بسم اللہ الرحمن الرحیم -الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین ولاعدوان الاعلی الظلمین- الجوابو اللہا المرفق لاصابۃ الصواب لایخفی ان ہذا السوال قد اشتمل علی الفاظ قبیحۃ موحشۃ تدل علی المیل الی مذھب الحلولیۃ مثل قولہ ان اللہ قدیم تلبس بالحادیث الخ ومنھا ان اللہ لیس بجسم فان ارادانہ لیس بجسم کالاجساد فصحیح واما قولہ ولاباسم فان ارادان الذات المقدسۃ لیس لہا اسم فغیر صحیح لانہ مخالف لصریح الایات القرانیۃ والاحادیث النبویۃ قال اللہ تعالی وللہ الاسماء الحسنی فادعوہ بہا وفی الحدیث الصحیح ان للہ تسعۃ وتسعین اسما مائۃ الاواحدا من احصاہا دخل الجنۃ ومنہا تفسیرہ لاالہ الااللہ بان الاصنام وات اللہ تعالی عن ذلک علوا کبیرا وفیہا قولہ ای احدی بلباس احمدی الخ وفیہا ان معنی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ان امتی ستفترق

میں اللہ رحمن ورحیم کے نام سے شروع کرتا ہوں سب تعریفیں پروردگار جہان کے لئے ہیں اور تفرت پرہیز گاروں کے لئے ہے اور زیادتی کرنیوالوں پر ہی ہوگی، الجواب: ۔ اور اللہ ہی درستگی تک پہنچنے کی توفیق دنیوالا ہے پوشیدہ نہ رہے کہ یشک یہ سوال تحقیق بہت قبیح الفاظ پر مشتمل ہے جو کہ حلویہ مذہب کی طرف مائل ہونے پر دلالت کرتے ہیں مثلا مسائل کا قول، کہ یشک اللہ قدیم ہے اور احادث کے ساتھ ملتبس ہے اور ان میں سے یہ بھی کہ یشک اللہ جسم نہیں ہے پس اگر اس نے ارادہ کیا ہے کہ وہ دوسرے اجسام کی طرح جسم نہیں تو صیح ہے اور لیکن اس کا یہ کہنا کہ اللہ نام کے ساتھ نہیں، پس اگر اس نے مراد لیا ہے کہ یشک ذات مقدسہ کے لئے نام ہی نہیں، پس یہ غیر درست ہے کیونکہ یہ صریح قرآن کی آیات اور احادیث نبویؐ کے مخالف ہے فرمان خدا ہے اور اللہ ہی کے لئے بہترین نام ہے پس اسے ان ناموں سے پکارو (الایتہ) اور صیح حدیث میں ہے کہ یشک اللہ کے لئے ۹۹نام ہیں ایک کم سوجس نے ان تمام کو شمار کیا جنت میں داخل ہوجائینگے اور انہی میں سے سائل کا لاالہ الااللہ کی تفسیر کرنا ہے کہ یشک بت اللہ کی ذات ہیں اللہ تعالی اس سے بہت بلند ہے اور انہی میں سے ایک احد کو احدی پڑھنا احمدی کے

ثنتان وسبعون فرقۃ کلہا فی النار الاواحدۃ وان المراد بہذا الفرقۃ الواحدۃ الوجودیۃ ای اہل وحدۃ الوجود وان علماء اشرعیۃ الماشین علی ظاہر الشرعیۃ والمنکرین لوحدۃ الوجود ضلال علی ماز عمہ وغیر ذلک مما حواہ السوال من الاباطیل المزخرقۃ فہذا کلہ یدل علی جہلہ ومما یخشی علی قائلہ الکفر بذلک ان لم یتب ومنہا قولہ ان العالم عین ذاتہ عزوجل فان ذلک کفر صریح للفرق بین القدیم

والمحدث فان العالم حادث وكل حارث كيف يكون عين القديم سبحانك ہذا بہتان عظیم - وارتكائه لهذه الالفاظ القبيحة الواهية المزكورة فى السوال مبنى على القول بوحدة وان كل شئ عين الحق بكل ذلک ضالال قبيح وانك صريح وعدم معرفته بوحدة الوجود التى تفوه بها كثير من جهلة الصوفية من غير معرفة حقيقها فلنذكر ماقاله المحققون فى ذلک حتى يتضح لک جهل مرتكب ہذه الاقوال القبيحة فنقول قال

طرح الخ: اور انہی میں سے یہ ہے کہ یبشک رسول کریم ﷺ کے فرمان میری امت عنقریب بہتر فرقے بن جائے گی تمام کے تمام آگ میں ہوں گے مگر صرف ایک کے متعلق کہنا کہ یبشک اس ایک فرقہ سے مراد وجودیہ گروہ ہے یعنی وحدت الوجود کے قائل، اور یبشک علماء شریعت ظاہر شریعت پر عمل کرنیوالے اور وحدت الوجود کے منکر گمراہ ہیں اس کے گمان کے مطابق اور دوسرے باطل خرافات جن پر اس کا سوال مشتمل ہے پس یہ تمام اس کی جہالت پر دال ہیں اور ان کے قائل پر کفر کا خطرہ ہے ان کی وجہ سے اگر توبہ نہ کرے تو اور انہی میں سے اس کا کہنا، کہ یبشک عالم اللہ کا عین ہے پس اس کا اعتقاد رکھنا صریح کفر ہے کیونکہ قدیم اور حادث میں بڑا فرق ہے کیونکہ سارا عالم حادث ہے اور ہر وہ چیز جو حادث ہو وہ قدیم کا عین کیسے ہو سکتی ہے پاک ہے تو اللہ یہ بڑا بہتان ہے، اور سوال میں جن بیہودہ اور قبیح الفاظ کا ذکر ہے ان کا ارتکاب کرنا، وحدت الوجود کا اعتقاد رکھنے پر مبنی ہے اور ہر چیز اللہ کا عین ہے کے اعتقاد پر پس یہ سب کچھ قبیح گمراہی ہے اور صریح جھوٹ ہے اور سائل کا وحدت الوجود کو نہ سمجھنا ہے جس کی حقیقت پہنچنے کے بغیر اکثر جاہل صوفی بولتے ہیں اس بارے میں کچھ محققین نے فرمایا ہم اسے آپ کے سامنے پیش کریں گے تاکہ ان قبیح اقوال کے مرتکب کی جہالت آپ کے لئے واضح ہو جائے پس ہم عرض کرتے ہیں، کہ شرح عقائد میں علامہ شیخ ابراہیم کردی فرماتے

العلامة الشيخ ابراهيم الكردى فى شرح العقائد مالفظه وقولنا لااله الاالله ولاخالق لما يشاء الاالله ولاواجب لذاته الاالله ولاوجود فى الازل الاالله دال على ان وجوب الوجود وبقية الكمالات التابعة للوجود كلها الله سبحانه بالذات فقد دلت على انه كان ولم يكن شئ غيره وعلى انه كان قبل كل شئ كما ورد فى الصحيح فليس للمكنات الموجود شئ فى الازل سوى الثبوت فى علم الحق سبحانه وتعالى من غير افتتاح ولااختتام بالدوام لانه الاول والاخر من غير طار له ولازوال كما هو معلومه وهو بكل شئ على الدوام عليم - فالتوحيد افراد القديم من المحدث فى جميع المراتب وما يتفرع منها التى يتضمنها لااله الاالله امافى الازل فالحق له الوجود الممكن له الثبوت فى علم الله واما فيما لايزال فالحق له الوجود لذاته والممكن الوجود بالله لابذاته وليس له من الكمالات كالعلم والقدرة وغيرهما

ہیں ان کے الفاظ یہ ہیں اور ہمارا کہنا، کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اللہ کے بغیر جو چاہے اسے پیدا کرنیوالا کوئی نہیں اور اللہ کے علاوہ کوئی واجب الذات نہیں اور اللہ کے سوا ازل میں کوئی موجود نہیں، دلالت کرتا ہے کہ یبشک تمام صفات واجب الوجود ہونا اور دوسرے کمالات جو کہ وجود کے تابع ہیں اللہ سبحانہ کے لئے بالذات ہیں پس تحقیق ان دلائل نے دلالت کی کہ یبشک اللہ تعالی تھا اور اس کا غیر نہ تھا اور اس پر بھی کہ وہ ہر چیز سے پہلے تھا جیسے کہ صحیح میں آیا ہے پس اللہ تعالی کے علم میں ثبوت کے علاوہ ان موجودہ ممکنات میں سے کچھ بھی ازل میں نہ تھی سوائے شروع اور ہمیشہ تک ختم ہونیکے کیونکہ وہ اللہ تعالی ہی زوال اور ختم کے ہونے بغیر اول واخر جیسے کہ وہ معلوم ہیں اور ہمیشہ چیز کو جاننے والا ہے پس توحید نام ہے قدیم کے محدث سے تمام مراتب میں اور تمام ان اشیاء میں جن کو کلمۂ شہادت مشتمل ہے متفرد ہونیکا لیکن ازل میں تو اللہ کے لئے وجود ہے اور ممکن کے لئے علم اللہ میں ثبوت ہے اور لیکن اس میں مو ہمیشہ نہ رہے پس اللہ کے لئے وجود لذاتہ ہے اور ممکن کا وجود اللہ کے وجود کے سبب ہے بذات نہیں ہے اور اس کے لئے علم وقدرت اور دوسرے کمالات صرف وہی حاصل ہیں، مگر جو اللہ تعالی نے اسے دیئے جو اس کے لئے لائق تھے، اللہ کی حکمت میں کیونکہ یہ ممکنات ازل میں حقیقتین ہیں اللہ سبحانہ کے

الاما اعطاه الله بحسب ماليليق به الحكمته الالهية فانها اى الممكنات حقائق فى الازل ثابتة فى علم الحق سبحانه متصفة بالعدم الخارج قابلة للوجود اذا اراد الحق ايجادها فيه و كلما كان كذلك فلاوجود له الابغيره فالوجود لذلك الغيرلاله وهو واضح فلاموجود فى الحقيقة الاالله وكلما سواه من الممكنات فانما هى موجودة به تعالى ولولاه لم يكن فهو معدوم لزاته موجود بالله فلاحول ولاقوة لاحد من لممكنات الابالله وكذلک سائرالكمالات وانراد القديم من المحدث فى جميع هذه المراتب التى يتضمنها لااله الاالله لاينافى وحدة الوجود وقول المحققين كالامام الغزالى وغيره يس فى الوجود غيره المراد منه كما سيتضح انه ليس معه غيره موجود ثان مستقلا باموجود ولاشک ان وجود الممكن لكونه مفاضا من الحق سبحانه وتعالى ليس وجودا مستقلا ثانيا لوجود الحق حتى يوصف الحق سبحانه وتعالى بانه معه غيره وان كان متحيزا عنه فى الاحكام فان افراد القديم من المحدث فيما يقع به التميز بينهما من الاحكام لايستلزم ان يكون وجود الممكن مستقلا ثانيا لوجود الحق

علم میں ثابت ہیں عدم خارجی کی صفت سے موصوف ہیں جب اللہ تعالی ان کے ایجاد کرنیکا ازل میں ارادہ کرے تو وجود کو قبول کرنے والی ہیں اور جب کہ یہ اس طرح ہوئیں تو ان کا وجود بغیرہ ہو پس وجود ان کا غیر کے لئے ہوا بذات نہ ہوا اور یہ واضح ہے پس حقیقت میں صرف اللہ ہی موجود ہے اور اس کے سوا تمام ممکنات اللہ کے ساتھ ہیں اور اسی طرح تمام

کمالات اورقدیم کا محدث سے ان اشیاء مراتب سے الگ ہونا جن پر لاالہ الااللہ مستمل ہے یہ وجود کے ایک ہونے کے منافی نہیں ہے اورامام غزالی وغیرہ محقیقین کا قول کہ وجود میں اس کے سوا کوئی نہیں اس سے مراد یہ ہے جیسے کہ آپ کےلئے واضح ہوگا کہ اس کے ساتھ کوئی دوسرا مشتمل وجودوالا نہیں ہے اوراس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ کی طرف منسوب کرنے کے ساتھ ممکن کے وجود کا ہونا یہ کوئی اللہ تعالی کےلئے دوسرا مشتمل وجود نہیں ہے تاکہ اللہ کی صفت میں کیا جائے کہ یشک اس کے ساتھ اس کا غیر بھی ہے اگرچہ وہ اس سے احکام میں الگ ہے کیونکہ قدیم کا محدث سے ان احکام میں جن سے ان کے مابین تمیز واقع ہوتی ہے الگ ہونا ممکن کے ثانی مستقل موجود ہونے کو مستلزم نہیں ہے تاکہ اس کی صفت کہ اس کے ساتھ اس کا غیر ہے صیح ہوسکے اوریہ اس لئے کہ جب کہ ازل میں اللہ کے سواکوئی موجود بھی نہیں ہے اوروہ محص عین موجود ہے

حتی یصح ان یوصف بان معہ غیرہ وذلک لانہ اذالم یکن فی الازل الا الحق وہوعین الوجود المحض وکل ماظہر فی الوجود من المحدثات فانما استفاد الوجود منہ یکون وجودہا الفائض من اشعۃ انواروجودہ مستقلاثانیا لوجودہ سبحانہ وتعالی ہذا ممالاخفاء فیہ عندالالتقات اصلا وللامام الغزالی رحمہ اللہ تعالی فی مشکوۃ الانوار کلام یوضح ہذہ المقام وحاصلہ ان وجودالعام لکونیہ لیس وجود مستقلا بل فائضامنہ تعالی کمالا یتصف بکونہ عین الحق لکونہ مبداکذلک لا یتصف بانہ غیرہ مغایرۃ تامۃ بحیث یتصف بانہ موجودتان مستقلامعہ فان اللہ کما کان فی الازل ولاشئی معہ لکونہ الاول قبل کل شئی فلذلک الان کما کان لان العام الحدث لکونہ من فیض وجودہ لا یتصف بکونہ موجودامعہ بل موجود بہ فلیس لہ مرتبۃ المعیۃ بل رتبۃ التبعیۃ ولہذا انفی ان یکون اللہ اکبر ان معناہ اکبر من غیرہ اذلیس غیرہ معہ مستقیلا فمحال ان یکون افعل التفضیل بمعناہ المعروف من کون المفضل علیہ مغایرا للمفضل مغایرۃ مستقلۃ یصح ان

اورمحدثات میں سے جس کا وجود بھی ظاہر ہوا ہے سوائے اس کے نہیں ان سے اس وجود کا فائدہ حاصل کیا ہے ان ممکنات کا وجود مستقل دوسرا اللہ کے وجود کے انوار کی شعاوں سے نکل کر التقات کے وقت اس چیز میں کوئی پوشیدگی نہیں ہے اور مشکاۃ الانوار میں امام غزالی کا کلام اسی مقام کی وضاحت کرتا ہے اوراس کا ماحاصل یہ ہے کہ یشک ممکن وجود ہونے کےلئے کوئی مستقل وجود نہیں ہے بلکہ اسی سے فیض حاصل کرنے والا ہے جیسے کہ یہ عین الحق کی صفت کے ساتھ موصوف نہیں ہوسکتا کیونکہ وہ ممکن ایجاد کیا گیا ہے جیسے کہ اسے پوری مخالفت کے ساتھ متصف نہیں کرسکتے اس حثیت سے کہ اسے موجود ثانی کے ساتھ مستقل متصف کرسکیں پس یشک جس طرح اللہ ازل میں تھا اوراس کے ساتھ کوشئی نہ تھی پس اس طرح اب ہے کیونکہ عالم حادث نے اس کے وجود سے فیض پایا ہے پس اس لئے اسے اس کے ساتھ موجود ہے کی صفت سے موصوف نہیں ٹھہرا سکتے بلکہ اس کے سبب وجود ہے کی صفت سے موصوف ہے پس حادث کےلئے معیت کا مرتبہ نہیں ہے بلکہ اس کےلئے تبعیت کا مرتبہ ہے اوراسی لئے اللہ اکبر کا معنی غیر سے اکبر کرنے کی نفی ہے کیونکہ اس کے ساتھ کوئی غیر مستقل ہے ہی نہیں پس افعل التفصیل کا یہاں اپنے مشہور معنی مفضل علیہ کا مفضل کے پوری

یتصف بکونہ موجودامع المفضل واذا انتفت المغایرۃ التامۃ المسقلۃ لم یبق الاان یکون من بات ہذا ابراطیب منہ ورطبا وللہ المثل الاعلی کمایوضحہ قولہ تعالی اولم یروا ان اللہ الذی خلقھم ہو اشد منہم قوۃ مع قولہ تعالی ان القوۃ للہ جمیعا وتولہ تعالی ماشاء اللہ لاقوۃ باللہ ولیس معنی وحدۃ الوجودان العالم عین الحق حتی یتوہم من مقالات المحققین انہم خرجوعن دائرۃ الشرع وانما المرادان العالم لیس موجوداثانیا مستقلا کما تقدم انتہی کلام الشیخ بن حسن الکروی وحمہما اللہ تعالی- اذاعلمت ذلک اتضح لک ان کل ماسلکہ ہذا الحدیث بعہدبالاسلام فی ہذاالسوال المذکور کلہ خبط وزوروبہتان نشأ من عدم معرفتہ حقیقۃ وحدۃ الوجودوان العالم لیس عین الحق کمازعمہ وبنی علیہ القناطرالواہیۃ وزعم ان معنی لاالہ الااللہ کمازعم تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا فکلہا خیال واوہام خارجۃ عن دائرۃ الشرع والعرفان بل معنی لاالہ الااللہ لامعبود بحق فی الوجود الااللہ فالمنفی المعبود بحق لانفس المعبود بغیر قید الحقیۃ کمالایخفی واما علی ماسلکہ من ان علماء

طورپر مخالف ہونا کہ اسے مفضل کے ساتھ موجود ہونے کے ساتھ متصف کرنا صیح ہوا اور جبکہ مستقل پوری مخالفت ختم ہوگئی تو یہ ہذا ابراطیب منہ طبا وللہ المثل الاعلی کے باب سے باقی رہ گیا جیسے کہ اللہ کا یہ قول اس کی وضاحت کرتا ہے کہ یشک ان کو اللہ نے پیدا کیا ہے وہ قوت میں ان سے برتر ہے اللہ کے اس قول کے باوجود یشک تمام قوت اللہ ہی کےلئے ہے اوراللہ تعالی کا قول جو اللہ چاہے اللہ کے سوا کوئی طاقت نہیں ہے اوروجود کے ایک ہونے کا معنی یہ نہیں ہے کہ یشک عالم اللہ کا عین ہے حتی کہ محققین کے مقالات سے وہم پڑے کہ وہ دائرہ شرح سے نکل گئے ہیں اورسوائے اس کے نہیں اس سے مراد یہ ہے کہ عالم دوسرا مستقل موجود نہیں ہے جیسے مذکور ہوچکا شیخ ابراہیم بن حسن کروی کا کلام ختم ہوا اور جب آپ نے یہ جان لیا تو آپ کےلئے واضح ہوجائیگا کہ یشک ہووہ چیز ٹانواں ٹویاں جھوٹ اور بہتان ہے جس کو وہ سوال کے جواب میں اس حدیث کو چلایا ہے اوراس انسان کے وحدت الوجود کی حقیقت کو نہ پہچاننے کی وجہ سے پیدا ہوا ہے اوریہ بھی واضح ہوگا کہ یشک عالم اللہ کا عین نہیں ہے جیسے کہ اس نے گمان کیا ہے اوراس پر کمزور پش اس نے بناڈالیں اوراس نے یشک جس طرح

الشریعۃ لم یفھم وامعنی لاالہ الااللہ یلزم علی مناسلکہ ان عبادۃ المشرکین لماسوی اللہ من الاصنام والملائکۃ والجن وغیرھم صحیحۃ وانھم موحدون للہ عزوجل وان بعثۃ الرسل وائزال الکتب الامرۃ بافراد المعبود ونفی الشرک وقتال المشرکین علی عدم ترک ذلک واقع غیر موتعہ وہذا باطل لاقائل بہ سبحانک ہذا بہتان عظیم بل کتب اللہ وبعثت رسلہ ناطقۃ بخلاف مایدعیہ ہذا المفتری الضال واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم من یہدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلاہادی لہ واللہ سبحانہ وتعالی واما قولہ ان سجود المریدین بین یدی المشائخ جائز فجوابہ قدافتری علی اللہ الکذب ومن اظلم ممن افتری علی اللہ الکذب

لاالہ الااللہ کا معنی گمان کیا ہے خدا تعالی اس سے بہت برتر ہے پس یہ تمام دائرہ شرع سے نکلنے والے اسکے خیالات واودھام ہیں اور عرفان سے خارج ہونے والے ، بلکہ

لاالہ الااللہ کا معنی یہ ہے کہ اللہ کے بغیر کوئی معبود نہیں پس نفی معبود برحق کی ہوئی نہ کہ حقیقت کی قید کے علاوہ نفس معبود کی ، جیسے کہ پوشیدہ نہیں ہے اور لیکن جو وہ اس مسلک پر چلا ہے کہ بیشک علمائے شریعت نے لاالہ الااللہ کا معنی نہیں سمجھا تو اس کے مسلک کے مطابق تو لازم آتا ہے کہ بیشک مشرکین کا ماہوائی خدا کے غیر بتوں ، فرشتوں اور جنات وغیرہ ہم کی عبادت کرنا صیح ہے اور بیشک وہ اللہ عزوجل کی توحید کرنے والے ہیں اور بیشک رسولوں کی بعثت اور کتابوں کا اتارنا جو کہ معبود کو ایک جاننے اور شرک کی نفی کرنے کا حکم دیتے ہیں اور ان کے نہ چھوڑنے پر مشرکین سے لڑائی کا حکم دیتے ہیں یہ اپنے موقع کے علاوہ دوسری جگہ پر واقع ہیں اور یہ بالکل باطل ہے اس کا کوئی بھی قائل نہیں ، پاک ہے تو اللہ یہ بڑا بہتان ہے بلکہ اللہ کی کتب اور رسولوں کی بعثت اس کذاب وگمراہ کے دعوی کے خلاف بولنے والی ہیں اور اللہ ہی جس کو چاہے سیدھے راہ کی ہدایت کرتا ہے جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جیسے وہ گمراہ کردے اسے کوئی ہدایت کرنے والا نہیں اور اللہ سبحانہ ، تعالی زیادہ عالم ہے اور لیکن اس کا قول کہ بیشک مشائخ کے سامنے مریدوں کے سجدے جائز ہیں پس اس کا جواب یہ ہے کہ تحقیق اس نے اللہ پر جھوٹ

قال العلامۃ ابن حجر المکی فی کتابہ الاعلام بقواطع الاسلام مالفظہ قد صرحوا بان سجود جہلۃ الصوفیۃ بین یدی مشائخھم حرام فی بعض صورۃ وفی بعض صورۃ مایقتضی الکفر فعلم من کلامھم ان السجود بین یدی الغیر منہ ماہو کفر ومنہ ماہو حرام غیر کفر فالکفر ان یقصد السجود للمخلوق والحرام ان یقصد للہ معظما بہ ذلک المخلوق من غیر ان یقصد بہ اولایکون لہ قصدا نتھی واللہ سبحانہ وتعالی اعلم و صلی اللہ علی سیدنا محمد والہ وصحبہ وسلم۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاوی علمائے حدیث]

جلد 10 ص 193-200

محدث فتویٰ